ایک دوسرے کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھ جانا جہاں مسلمانوں کے مستقبل کے لئے ایک اچھا شگون اور فالِ نیک ہے۔ جمعیۃ علماء کی ملی خدمات کی روشن تاریخ میں ایک نئے اور سنہرے باب کا بھی اضافہ کرتا ہے۔ اس موقع پر اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے بھی بڑی مسرت ہوتی ہے کہ اس کنونشن کے موقع پر بمبئی کے مسلمانوں نے عموماً اور مجلس استقبالیہ کے عہدہ داروں اور ممبران نے خصوصاً جس بیدار مغزی۔ خلوص۔ خوش سلیقگی۔ فیاضی۔ مہماں نوازی۔ حسن انتظام اور زندہ دلی کا ثبوت دیا ہے اُس پر وہ سب شرکائے کنونشن کی طرف سے دلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ واقعی عروس البلاد کے مسلمانوں کو جیسا ہونا چاہیئے تھا انھوں نے ویسا ہی کر دکھا کے دوسرے صوبوں کے مسلمانوں کے لئے ایک لائقِ تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔ فجزاھم اللہ عنا جزاءً خیراً۔

افسوس ہے پچھلے دنوں سر شانتی سروپ بھٹناگر اور پنڈت کشن پرشاد کول۔ ملک کی دو نامور شخصیتوں نے وفات پائی اور ملک ان کی خدمات سے محروم ہو گیا۔ اول الذکر ہندوستان کے نامور سائنٹسٹ تھے۔ کیمسٹری اور فزکس میں بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ آزادی کے بعد سے ملک میں جو صنعتی ترقی ہوئی ہے اور سائنس نے جو فروغ پایا ہے اس میں سر شانتی سروپ کا بہت بڑا حصّہ ہے۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ وہ مرزا غالب کے محبوب شاگرد اور دوست منشی ہرگوپال تفتہ جن کو مرزا نوشہ محبت میں مرزا تفتہ کہا کرتے تھے ان کے نواسے تھے اور انھوں نے اردو شعر و شاعری کا ذوق ورثہ میں پایا تھا۔ چنانچہ وہ اُردو کے صاحب دیوان شاعر بھی تھے۔ مشاعروں کی صدارت بھی کرتے تھے اور اپنے دوست احباب کو جن میں شامل ہونے کا فخر راقم الحروف کو بھی تھا اپنے اشعار بڑے مزے میں سناتے تھے۔ سائنس اور شاعری کے لطیف امتزاج اور خاندانی روایات کے باعث وہ ہماری گذشتہ تہذیب اور کلچر کیم سچے حامل اور علمبردار تھے۔ اب ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔

پنڈت کشن پرشاد کول لکھنؤ کے رہنے والے اور لکھنؤ کی پرانی تہذیب وروایات کی بڑی حسین یادگار تھے۔ اُردو زبان کے نکتہ سنج ونکتہ شناس۔ بلند پایہ ادیب اور بڑے صحیح الخیال اور نیک دل بزرگ تھے۔ اُردو زبان اور اس کے ساتھ وابستہ کلچر اور تہذیب کے ساتھ اُن کو عشق تھا۔ یوپی میں اُردو کو علاقائی زبان بنانے کے لئے دستخطی مہم کی کامیابی زیادہ تر انھیں کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ اُردو سے متعلق ہر تحریک میں وہ سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ وفات سے کچھ دن پہلے ہی انھوں نے بہار میں اردو کانفرنس کی صدارت کی تھی اور اس میں بڑا اچھا خطبہ پڑھا تھا۔ اگرچہ وہ اب خود دنیا میں نہیں ہیں لیکن اپنے کردار وعمل اور اپنے اخلاق کا ایک ایسا نقش چھوڑ گئے ہیں کہ نئی نسلیں اُن سے بہت کچھ سبق حاصل کر سکتی ہیں۔

تفسیر مظہری (عربی)

علماء طلباء اور عربی مدرسوں کے لئے شاندار تحفہ

مختلف خصوصیتوں کے لحاظ سے "تفسیرِ مظہری" تفسیر کی تمام کتابوں میں بہترین سمجھی گئی ہے۔ بلکہ بعض حیثیتوں سے اپنی مثال نہیں رکھتی۔ یہ حقیقت ہے کہ اس عظیم الشان تفسیر کے بعد کسی تفسیر کی ضرورت نہیں رہتی۔ امام وقت قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کا یہ عجیب وغریب نمونہ ہے۔

اس بے مثال کتاب کا پورے ملک میں ایک قلمی نسخہ بھی دستیاب ہونا دشوار تھا شکر ہے کہ برسوں کی جد وجہد کے بعد آج ہم اس لائق ہیں کہ اس متبرک کتاب کے شائع ہونے کا اعلان کر سکیں۔۔۔۔ تمام جلدیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

ہدیہ غیر مجلد:۔ جلد اوّل سات روپے۔ جلد ثانی سات روپے۔ جلد ثالث آٹھ روپے۔ جلد رابع پانچ روپے جلد خامس سات روپے۔ جلد سادس آٹھ روپے۔ جلد سابع آٹھ روپے۔ جلد ثامن آٹھ روپے۔ جلد تاسع پانچ روپے۔ جلد عاشر پانچ روپے۔ ہدیہ کامل دس جلد اڑسٹھ روپے۔ رعایتی ساٹھ روپے۔

مینیجر:۔ مکتبہ برہان اُردو بازار جامع مسجد۔ دہلی